۴ اقوامِ متحدہ

اس سبق میں ہم کیا سیکھیں گے؟ بین الاقوامی سطح پر امن وامان اور سلامتی قائم رہے اس لیے بین الاقوامی ادارہ 'اقوامِ متحدہ' کا قیام عمل میں آیا۔ اس سبق میں ہم اس ادارے کے مقاصد، اصول وضوابط کی تشکیل اور امن کے لیے کی جانے والی کوششوں کا مطالعہ کریں گے۔

اقوامِ متحدہ : پس منظر

بیسویں صدی کے نصف اوّل میں دو عالمی جنگیں ہوئیں جن میں بے پناہ جانی و مالی نقصان ہوا۔ تب تمام ممالک نے محسوس کیا کہ دنیا میں امن قائم رکھنے کے لیے ٹھوس اقدامات کی ضرورت ہے۔ اس لیے پہلی عالمی جنگ کے بعد 'لیگ آف نیشنز' کا قیامِ عمل میں آیا لیکن یہ تجربہ زیادہ کامیاب نہ ہوسکا۔ دوسری جنگِ عظیم میں ایٹم بم کے استعمال کے بعد اس خیال کو مزید تقویت حاصل ہوئی کہ تباہ کن اور ہولناک جنگوں کا خاتمہ ہونا چاہیے اور اس کی ذمہ داری اجتماعی طور پر تمام ممالک پر عائد ہوتی ہے۔ اسی خیال کے تحت دوسری جنگِ عظیم کے بعد اقوامِ متحدہ کا قیام عمل میں آیا۔

اقوامِ متحدہ کی تشکیل کے مدارج

دوسری جنگِ عظیم کے دوران ۱۴؍اگست ۱۹۴۱ء کو برطانیہ کے وزیرِ اعظم وِنسٹن چرچل اور امریکہ کے صدر فرینکلن ڈی روزویلٹ کے درمیان 'اٹلانٹک معاہدہ' ہوا جس کی رو سے جنگ کے خاتمے کے بعد بین الاقوامی سطح پر تحفظ قائم کرنے کے لیے ایک مستقل ادارہ قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ ۱۹۴۴ء اور ۱۹۴۵ء میں ہونے والے متحدہ محاذ کے ممالک کے اجلاس میں مفصل بحث کی گئی اور بین الاقوامی ادارہ قائم کرنے کے معاہدے کا مسودہ تیار کیا گیا۔ ۱۹۴۵ء میں امریکہ کے شہر سان فرانسسکو میں ۵۰؍ممالک کے نمائندوں سے گفت وشنید کے بعد اقوامِ متحدہ کی تشکیل عمل میں آئی اور ایک منشور بنایا گیا۔ اس منشور پر ان ممالک کے دستخط لیے گئے اور ۲۴؍اکتوبر ۱۹۴۵ء کو اقوامِ متحدہ کا قیام عمل میں آیا۔ اقوامِ متحدہ مقتدر ممالک پر مشتمل تنظیم ہے۔

بتائیے تو بھلا۔

- کیا بھارت نے جنگ کے دوران ہونے والے اجلاس میں شرکت کی تھی؟
- یومِ اقوامِ متحدہ کب منایا جاتا ہے؟

اقوامِ متحدہ کے مقاصد

اقوامِ متحدہ دنیا کی سب سے بڑی بین الاقوامی تنظیم ہے۔ ابتدا میں صرف پچاس ممالک ہی اس تنظیم کے رکن تھے۔ آج یہ تعداد بڑھ کر ۱۹۳ تک پہنچ گئی ہے۔ یہ تمام رکن ممالک اقوامِ متحدہ کے پلیٹ فارم پر یکجا ہوتے ہیں۔ اقوامِ متحدہ کے کچھ متعینہ مقاصد ہیں۔ مختصراً اقوامِ متحدہ ساری دنیا میں امن قائم کرنے کے لیے کوشاں رہتی ہے۔

- مختلف ممالک کے مابین خوشگوار دوستانہ تعلقات کو فروغ دینا۔
- بین الاقوامی مسائل کو پرامن طریقے سے حل کرکے سلامتی کے فروغ کی کوشش کرنا۔
- انسانی حقوق اور آزادی کی کوشش اور ان کا تحفّظ کرنا۔

اسی طرح بین الاقوامی سطح پر معاشی تعاون کو فروغ دینا بھی اس کے مقاصد میں شامل ہے۔

مقتدر ممالک کے خصوصی سیاسی اختیارات کا احترام کرنا، دوسرے ملک پر حملہ نہ کرنا، بین الاقوامی قوانین اور ضوابط کی تعمیل کرنا تمام رکن ممالک کے فرائض میں شامل ہیں۔

'اقوامِ متحدہ' مقتدر ممالک کے ذریعے بنائی گئی تنظیم ہے۔ اسی وجہ سے یقیناً یہ تنظیم چند اُصول وضوابط پر مبنی ہے جو حسبِ ذیل ہیں۔

اقوامِ متحدہ کے اُصول اور ضوابط

۱۔ تمام اراکین ممالک کو مساوی حیثیت حاصل ہوگی۔ جغرافیائی، معاشی اور فوجی طاقت کی بنیاد پر ممالک کے درمیان تفریق نہیں کی جائے گی۔

۲۔ اس کے رکن ممالک پر لازمی ہے کہ وہ دیگر رکن ممالک کی آزادی اور جغرافیائی سرحدوں کا احترام کریں۔

۳۔ تمام رکن ممالک اپنے بین الاقوامی مسائل، آپسی تنازعات پرامن طریقے سے حل کریں۔

کیا آپ درج ذیل سوالوں کے جواب دے سکتے ہیں؟

- کیا عالمی تحفّظ کو سنگین خطرہ لاحق ہونے کی صورت میں اقوامِ متحدہ مسلح مداخلت کرسکتا ہے؟
- انسانی حقوق اور آزادی کی نگہبانی کے لیے اقوامِ متحدہ نے کون سے اقدامات کیے ہیں؟

اقوامِ متحدہ کی تشکیل

اقوامِ متحدہ کے منشور میں اس ادارے کے طریقۂ کار اور تشکیل سے متعلق معلومات فراہم کی گئی ہے۔

اقوامِ متحدہ کے چھے خاص شعبے ہیں۔

(۱) اجلاسِ عام (جنرل اسمبلی) (۲) سلامتی کونسل (۳) معاشی وسماجی کونسل (۴) بین الاقوامی عدالت (۵) تولیتی کونسل (۶) دفترِ معتمدی (سکریٹریٹ)

اقوامِ متحدہ - اجلاسِ عام

ان چھے شعبوں کے علاوہ اقوامِ متحدہ کے کام میں مدد کرنے والے کئی ذیلی ادارے ہیں۔ انھیں مخصوص سرگرمیوں والی تنظیمیں کہا جاتا ہے۔ مخصوص شعبوں میں کام کرنے والے یہ ادارے دنیا بھر کے ممالک کو اُن شعبوں میں تعاون دیتے ہیں۔ بین الاقوامی مزدور تنظیم (ILO)، تنظیم برائے اناج و زراعت (FAO)، عالمی تنظیمِ صحت (WHO)، عالمی بینک (WB)، بین الاقوامی مالیاتی فنڈ (IMF)، اقوامِ متحدہ کا مالیاتی فنڈ برائے اطفال (UNICEF)، اقوامِ متحدہ کی تعلیمی، سائنسی اور ثقافتی تنظیم (UNESCO) جیسی چند اہم تنظیمیں اقوامِ متحدہ سے منسلک ہیں۔

اجلاسِ عام : اقوامِ متحدہ کے تمام رکن ممالک اس اجلاس کے رکن ہوتے ہیں۔ امیر، غریب یا اعلیٰ وادنیٰ کی تفریق نہ کرتے ہوئے تمام ممبران کو مساوی حیثیت حاصل ہے۔ ہر رکن ملک کو عام اجلاس میں ایک ووٹ دینے کا حق ہوتا ہے۔ ستمبر سے دسمبر تک اس اجلاس کا انعقاد ہوتا ہے۔ اس اجلاس میں ماحولیات، ترکِ اسلحہ جیسے اہم موضوعات پر بحث ہوتی ہے۔ اکثریتِ رائے سے اجلاس میں فیصلے کیے جاتے ہیں اور یہ فیصلے 'قرارداد' کی شکل میں ہوتے ہیں یعنی اجلاسِ عام میں صرف منصوبے پیش ہوتے ہیں، قانون نہیں بنائے جاتے۔ رکن ممالک کے نمائندوں کو یکجا کرکے بین الاقوامی مسائل پر گفت وشنید کرنے کے لیے اجلاسِ عام ایک پلیٹ فارم کی حیثیت رکھتا ہے۔

اجلاسِ عام کی ذمہ داریاں

۱۔ سلامتی کونسل کے غیر مستقل ارکان کا انتخاب کرنا۔
۲۔ سلامتی کونسل کے ساتھ اقوامِ متحدہ کے معتمدِ اعلیٰ اور بین الاقوامی عدالت کے منصف (جج) کا انتخاب کرنا۔
۳۔ اقوامِ متحدہ کے سالانہ بجٹ کو منظوری دینا۔

اقوامِ متحدہ کا دفتر نیویارک میں ہے۔ انگریزی، فرینچ، عربی، روسی، اسپینی اور چینی زبانیں اقوامِ متحدہ کی منظور شدہ زبانیں ہیں۔

سلامتی کونسل

سلامتی کونسل میں کل پندرہ رکن ہوتے ہیں۔ ان میں سے پانچ مستقل تو دس غیر مستقل ہوتے ہیں۔ غیر مستقل رکن ممالک کا انتخاب ہر دوسال میں 'اجلاسِ عام' میں کیا جاتا ہے۔ امریکہ، روس، برطانیہ، فرانس اور چین یہ پانچ ممالک سلامتی کونسل کے مستقل اراکین ہیں۔ ان پانچ ممالک کو کسی قرارداد کے خلاف حقِ استرداد (ویٹو) حاصل ہوتا ہے۔ کسی بھی اہم مسئلے پر فیصلہ لینے کے لیے پانچ مستقل اور کم از کم چار غیر مستقل ارکان کی منظوری ضروری ہے۔ مستقل ارکان میں سے اگر ایک بھی رکن مخالفت کرتا ہے تو وہ فیصلہ روک دیا جاتا ہے۔

سلامتی کونسل کی ذمہ داریاں

۱۔ بین الاقوامی امن و سلامتی کا تحفّظ کرنا سلامتی کونسل کی اہم ذمہ داری ہے۔ بین الاقوامی تنازعات کی صورت میں انھیں حل کرکے امن قائم کرنے کی کوشش کرنا، معاشی پابندیاں عائد کرنا یا جارح ملک کے خلاف فوجی کارروائی کرنے کا فیصلہ لینا ان میں سے کوئی ایک متبادل سلامتی کونسل تجویز کرتی ہے۔
۲۔ سلامتی کونسل اسلحہ پر قابو پانے کے لیے منصوبہ بندی کرتی ہے۔
۳۔ عام اجلاس کے ساتھ ساتھ بین الاقوامی عدالت کے جج کا انتخاب اور اقوامِ متحدہ کے سکریٹری جنرل کا انتخاب بھی سلامتی کونسل کرتی ہے۔

سلامتی کونسل کی تشکیل میں تبدیلیوں اور اسے مزید جمہوری بنانے کے نقطۂ نظر سے فی الوقت کئی تجاویز پیش کی جارہی ہیں۔ بھارت بھی سلامتی کونسل کا مستقل رکن بننے کے لیے کوشاں ہے۔

معاشی اور سماجی کونسل : اقوامِ متحدہ کے معاشی اور سماجی کاموں میں ربط وضبط پیدا کرنے کی غرض سے یہ کونسل تشکیل دی

گئی ہے۔اس کونسل میں کل ۵۴ ارکان ہوتے ہیں جن کا انتخاب اجلاسِ عام میں ہوتا ہے۔ ہر رکن تین سال کے لیے منتخب کیا جاتا ہے اور ہر سال ایک تہائی ارکان نئے سرے سے منتخب کیے جاتے ہیں۔کونسل کا فیصلہ اکثریت رائے سے لیا جاتا ہے۔

ذمہ داریاں

ا۔ افلاس، بے روزگاری، معاشی و سماجی عدم مساوات جیسے مسائل پر عالمی سطح پر مذاکرہ، تجاویز اور تدابیر کرنا۔

۲۔ خواتین کے مسائل، خواتین کو خودکفیل بنانا، انسانی حقوق، بنیادی آزادی، عالمی تجارت اور صحت سے متعلق مسائل پر مذاکرے اور فیصلے کرنا۔

۳۔ بین الاقوامی سطح پر تعلیمی اور ثقافتی روابط قائم کرنے کی کوشش کرنا۔

۴۔ اقوامِ متحدہ سے منسلک مختلف اداروں کے کام میں مطابقت اور ہم آہنگی قائم رکھنا۔

دفترِ معتمدی (سکریٹریٹ)

اقوامِ متحدہ کے انتظامی اُمور سنبھالنے کی ذمہ داری سکریٹریٹ پر ہوتی ہے۔ سکریٹریٹ کے صدر کو معتمدِ اعلیٰ (سکریٹری جنرل) کہتے ہیں۔اس کا انتخاب اجلاسِ عام اور سلامتی کونسل مل کر کرتے ہیں۔سکریٹری کے عہدے کی میعاد ۵ سال ہوتی ہے۔

آیئے، لکھیں۔

* آج تک کے معتمدِاعلیٰ کے نام لکھیے۔
* معتمدِ اعلیٰ بڑی طاقتوں کے شہری ہوں، ایسی پابندی کیوں ہے؟
* کن ممالک کے شہریوں کو معتمدِ اعلیٰ کے عہدے کے لیے ترجیح دی جاتی ہے؟
* فی الوقت معتمدِ اعلیٰ کون ہے اور ان کا تعلق کس ملک سے ہے؟

ذمہ داریاں

ا۔ موسموں کی تبدیلی، حقوقِ انسانی اور ترکِ اسلحہ جیسے بین الاقوامی مسائل پر اجلاس طلب کرنا۔

۲۔ اجلاسِ عام اور سلامتی کونسل کی میٹنگیں طلب کرنا۔

۳۔ معلومات جمع کرنا۔

۴۔ ذرائع ابلاغ کو معلومات مہیا کرنا۔

بین الاقوامی عدالت

اقوامِ متحدہ کی عدالتی شاخ کو 'بین الاقوامی عدالت' کہا جاتا ہے۔ نیدرلینڈ کے شہر 'دی ہیگ' میں یہ عدالت واقع ہے۔ اس عدالت میں کل پندرہ جج ہوتے ہیں اور ان کا انتخاب سلامتی کونسل اور اجلاسِ عام کے ذریعے ہوتا ہے۔ ہر جج کی میعاد نو (۹) سال ہوتی ہے۔

ذمہ داریاں

ا۔ اقوامِ متحدہ کے دو یا اس سے زائد رکن ممالک کے درمیان تنازعات حل کرنا۔

۲۔ بین الاقوامی قوانین کا مناسب مفہوم متعین کرنا۔

۳۔ اقوامِ متحدہ سے منسلک مختلف شاخوں اور ذیلی اداروں کو درپیش قانونی مسائل پر رائے دینا۔

بین الاقوامی فوجداری عدالت :

بین الاقوامی فوجداری عدالت یہ بین حکومتی ادارہ اور بین الاقوامی عدالت ہے۔اس کا صدر دفتر نیدرلینڈ کے شہر 'دی ہیگ' میں ہے۔نسل کُشی، جنگی جرائم اور انسانیت مخالف جرائم جو بین الاقوامی سطح پر عوام کے لیے دردِسر بنے ہوتے ہیں، ان جرائم کے مرتکب مجرموں کے جرائم کی تحقیق و تفتیش کرنا اور مقدمے چلانا اس عدالت کی ذمہ داری ہے۔

تولیتی کونسل

دوسری جنگِ عظیم کے بعد جو ممالک یا نوآبادیات غیر ترقی یافتہ تھے ان کی ترقی کی ذمہ داری چند ترقی یافتہ ممالک کو سونپی گئی۔ ان غیر مستحکم ملکوں کو ملک کی ترقی میں مدد کرنا، انھیں آزادی دلانے کے لیے کوشش کرنا اور وہاں جمہوریت قائم کرنے میں تعاون دینا متوقع تھا اور یہ ذمہ داریاں تولیتی کونسل کو سونپی گئی تھیں۔ تولیتی کونسل کو اب برخاست کر دیا گیا ہے۔

> یکم نومبر ۱۹۹۴ء کو ملک پلاؤ کو آزادی ملنے کے بعد تولیتی کونسل کا خاتمہ ہوگیا۔ پلاؤ بحرالکاہل میں فلپائنس ملک سے ۵۰۰ میٹر مشرق میں واقع ایک جزیرہ ہے۔

نئے ہزارے کے ترقیاتی مقاصد

اقوامِ متحدہ کے رکن ممالک نے ۲۰۰۰ء میں ایک جگہ جمع ہوکر نئے ہزارے کے ترقیاتی مقاصد طے کیے۔ ان مقاصد میں سے چند حسب ذیل ہیں۔

- غریبی اور بھکمری کا خاتمہ کرنا۔
- ابتدائی تعلیم کی سہولیات مہیا کرنا۔
- خواتین کو خود کفیل بنانا، کم سن بچوں کی شرحِ اموات کو کم کرنا۔
- حاملہ خواتین کی صحت اور تندرستی کا خصوصی خیال رکھنا۔
- ایڈز، ملیریا جیسے امراض کا مقابلہ کرنا۔
- ماحولیات کا تحفظ اور ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک میں باہمی تعاون کو فروغ دینا۔

ان مقاصد کے حصول کے لیے ایک میعاد بھی طے کی گئی ہے۔

یونیسیف اور یونیسکو کی مدد سے بھارت نے ان مقاصد کے حصول میں قابلِ ذکر کامیابی حاصل کی ہے۔

> اقوامِ متحدہ کا مالیاتی فنڈ برائے اطفال یعنی یونیسیف (UNICEF) اقوامِ متحدہ کا ذیلی ادارہ ہے۔ بچوں کو غذائیت اور طبّی سہولیات پہنچانے کا کام یونیسیف کرتا ہے۔ یونیسیف کے تعاون سے بھارت میں بچوں کے تغذیاتی مسائل پر مختلف کارگاہوں (workshops) کا انعقاد کیا جاتا ہے۔
>
> اقوامِ متحدہ کا یونیسکو (UNESCO) نامی ذیلی ادارہ تعلیم، سائنس اور تہذیب و ثقافت کے درمیان معاونت کے ذریعے دنیا میں امن و سلامتی قائم کرنے کے لیے کوشاں رہا ہے۔

اقوامِ متحدہ اور تحفّظِ امن

بین الاقوامی تنازعات کو پرامن طریقے سے حل کرنا اقوامِ متحدہ کے خاص مقاصد میں سے ایک ہے۔ اقوامِ متحدہ کے منشور میں بین الاقوامی تنازعات کو حل کرنے کے طریقوں کی تفصیل بتائی گئی ہے۔ جن ممالک کے درمیان تنازعے ہوں ان کی مرضی کا ثالث طے کرنا، منصفانہ طریقہ اختیار کرنا، تنازعے کے حل کے لیے منصف مقرر کرنا یا ضرورت پڑنے پر فوجی کارروائی کرنا اور دوبارہ تنازعہ رونما نہ ہو اس کا خیال رکھنا وغیرہ اس کے منشور میں شامل ہیں۔ جدید عہد میں انتہا پسندی، نسلی اور مذہبی رسہ کشی کی وجہ سے انسانی تحفظ کو خطرہ لاحق ہو چکا ہے۔ اس کی وجہ سے اقوامِ متحدہ کے امنِ عالم کے تحفّظ کی ذمہ داری کو زیادہ اہمیت حاصل ہوگئی ہے۔ جنگ زدہ علاقہ دوبارہ تشدد کا شکار نہ ہو اور جلد سے جلد حالات معمول پر آجائیں اس کے لیے اقوامِ متحدہ ہمیشہ کوشاں رہتا ہے۔ مثلاً اسکولیں شروع کرنا، عوام میں انسانی حقوق کے متعلق بیداری پیدا کرنا، سماجی، معاشی اور سیاسی سہولیات مہیا کرانا، انتخابات منعقد کرانا وغیرہ۔

* استاد کی مدد سے یوگوسلاویہ، نامِبیا، کمبوڈیا، صومالیہ، ہَیتی، تھائی لینڈ وغیرہ ممالک میں اقوامِ متحدہ کے ذریعے چلائی گئی تحفظِ امن مہم کی معلومات حاصل کیجیے۔
* اقوامِ متحدہ کی امن فوج میں اپنے فوجی جوان بھیجنے میں کون سے ممالک پیش پیش ہیں؟ ان کی فہرست بنائیے۔

ہندوستانی امن فوجی

اقوامِ متحدہ کا تحفظِ امن : جنگ زدہ ممالک میں مستقل طور پرامن قائم کرنے کے مقصد سے صحت منداور مثبت ماحول سازی کا کام مختلف سرگرمیوں کے ذریعے انجام دیا جاتا ہے۔ اقوامِ متحدہ کے امن محافظ دستے جنگ زدہ ممالک کوامن کی راہ پر لانے میں مدد کرتے ہیں۔ جنگ زدہ ممالک میں تحفظِ امن کے ساتھ ساتھ سیاسی اورامن وسلامتی کے قیام میں مدد کی جاتی ہے۔ بین الاقوامی امن وسلامتی کی دنیا بھر میں کوششیں اوراسے قائم رکھنے کے لیے اقوامِ متحدہ جومختلف سرگرمیاں انجام دیتا ہے ان میں تحفظ بھی ایک ہے۔اس عمل میں درج ذیل عوامل بھی مددگار ثابت ہوتے ہیں۔

* جنگ پر روک لگانا اور ثالث بننا۔
* عملی طور پرامن قائم کرنا۔
* تحفظِ امن کے لیے مختلف طریقوں پر عمل کرنا۔
* بقائے امن

اقوامِ متحدہ اور بھارت

اقوامِ متحدہ کے قیام سے قبل جومختلف اجلاس ہوئے ان میں بھارت نے شرکت کی۔ نوآبادیات کی آزادی، ترکِ اسلحہ اورنسلی تفریق جیسے کئی مسائل اقوامِ متحدہ کے سامنے پیش کیے۔ اقوامِ متحدہ میں ۱۹۴۶ء میں نسلی منافرت کا مسئلہ پیش کرنے والا پہلا ملک بھارت تھا۔ ترقی یافتہ اور ترقی پذیر ممالک کے مسائل کے حل میں بھی بھارت پیش پیش تھا۔ اقوامِ متحدہ کی امن فوج میں بھارت نے ہمیشہ اپنے فوجی جوان روانہ کیے ہیں بلکہ بھارت نے امن فوج میں خاتون فوجی بھی روانہ کیے۔ بین الاقوامی مسائل پُرامن طریقے سے حل کرنے کے لیے بھارت ہمیشہ کوشاں رہا۔

مشق

(۱) ذیل میں سے مناسب متبادل چن کر بیان مکمل کیجیے۔

۱۔ ان میں سے کون سا ملک اقوامِ متحدہ کی سلامتی کونسل کا مستقل رکن نہیں ہے؟

(الف) امریکہ (ب) روس

(ج) جرمنی (د) چین

۲۔ بھارت میں بچوں کے تغذیاتی مسائل پر مختلف کارگاہیں منعقد کرنے والی بین الاقوامی تنظیم

(الف) یونیسیف (ب) یونیسکو

(ج) تولیتی کونسل (د) ریڈکراس

۳۔ اقوامِ متحدہ کے موجودہ رکن ممالک کی تعداد

(الف) ۱۹۰ (ب) ۱۹۳

(ج) ۱۹۸ (د) ۱۹۹

(۲) درج ذیل بیانات صحیح ہیں غلط، وجوہات کے ساتھ لکھیے :

۱۔ اجلاسِ عام عالمی مسائل کے حل کا پلیٹ فارم ہے۔

۲۔ اقوامِ متحدہ میں تمام رکن ممالک کی حیثیت مساوی نہیں ہے۔

۳۔ سلامتی کونسل میں اگر چین مخالفت کرے تو قرارداد پاس ہوسکتی ہے۔

۴۔ اقوامِ متحدہ کے کاموں میں بھارت نے اہم کردار ادا کیا ہے۔

(۳) درج ذیل اصطلاحات کی وضاحت کیجیے۔

۱۔ حقِ استرداد (ویٹو)

۲۔ یونیسیف

(۴) مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جواب لکھیے۔

۱۔ اقوامِ متحدہ کے قیام کی وجوہات لکھیے۔

۲۔ اقوامِ متحدہ کی امن فوج کی سرگرمیاں تحریر کیجیے۔

۳۔ اقوامِ متحدہ کے مقاصد لکھیے۔

(۵) دی ہوئی ہدایات کے مطابق عمل کیجیے۔

۱۔ اقوامِ متحدہ کی ذیلی شاخوں کے متعلق معلومات فراہم کرنے والی جدول مکمل کیجیے۔

نمبر شمار	شاخ	ارکان کی تعداد	ذمہ داری
۱۔	اجلاسِ عام		
۲۔	سلامتی کونسل		
۳۔	بین الاقوامی عدالت		
۴۔	معاشی وسماجی کونسل		

۲۔ اقوامِ متحدہ کے قیام کو زمانی خط پر بالترتیب بتائیے۔

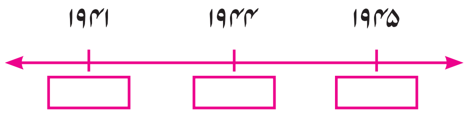

۳۔ اقوامِ متحدہ سے متعلق شجری خاکہ مکمل کیجیے۔

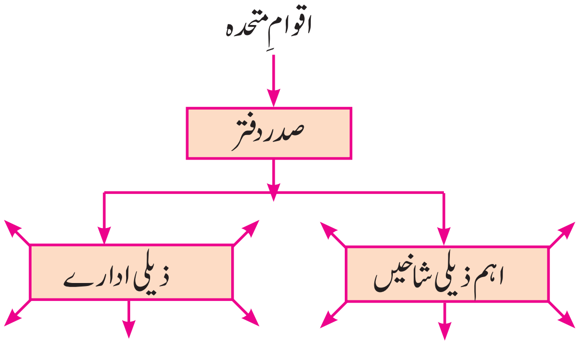

سرگرمی:

۱۔ اقوامِ متحدہ بچوں اور خواتین کی ترقی کے لیے جو سرگرمیاں انجام دیتا ہے اس کے بارے میں معلومات اکٹھا کیجیے۔

۲۔ عالمی تنظیمِ صحت کے متعلق معلومات حاصل کیجیے۔